محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى - (صحیح بخاری کتاب الادب باب فضل من یعول یتیما)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اسی طرح اکٹھے ہوں گے، جس طرح کہ ہاتھ کی دو انگلیاں، انگوٹھے کے ساتھ والی اور درمیانی انگلی آپس میں اکٹھی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی نہایت مختصر اور چند الفاظ پر مشتمل ہے۔ لیکن اس میں جو بات بیان فرمائی گئی ہے، وہ انتہائی اہم ہے۔ اس حدیث میں آپ نے یتیم بچے کی پرورش اور کفالت کا ذکر فرمایا ہے اور جو لوگ یتیم کا خیال رکھتے اور اس کے لیے جائز ضروریات فراہم کرتے ہیں، ان کی فضیلت بیان کی ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جن بچوں کے والدین وفات پا جاتے ہیں اور وہ یتیمی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، ان کے رشتے دار یا قریبی تعلق رکھنے والے ان سے کوئی رابطہ نہیں رکھتے۔ وہ زمانے کے حوادث و آلام کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ اگر یہ بچے مال دار ہوں اور والدین نے ان کے لیے کوئی جائیداد چھوڑی ہو تو اُن کے کئی رشتے دار پیدا ہو جاتے ہیں جو ان کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں بالعموم ان کی نیت صاف نہیں ہوتی، اپنی ذاتی اغراض سامنے ہوتی ہیں۔ ان کا مقصد یا تو ان بے سہارا بچوں کی پرورش و پرداخت کے بہانے ان کی جائیداد پر قبضہ کرنا ہوتا ہے، یا ان کی دولت کی وجہ سے ان سے رشتے ناتے قائم کرنے کا لالچ ہوتا ہے۔ اگر یتیم لڑکا ہو تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑا ہوگا تو اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیں گے اور اس طرح اس کے مال سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اگر لڑکی یتیم ہو تو اس کو اپنے بیٹے کے عقد میں لانا مقصود ہوتا ہے۔

بلاشبہ یتیم بچوں کو عمرِ نکاح تک پہنچنے پر اپنی بیٹی دے دینا یا اپنے بیٹے سے یتیم لڑکی کا نکاح کر لینا باعثِ اجر ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے خوش ہوتے ہیں، لیکن اس میں نیت کی پاکیزگی شرطِ اوّل

ہے۔ ان کے مال و دولت کو ہڑپ کرنے کی غرض سے ان کی نگرانی اور حفاظت کرنا ہرگز شریعت کو منظور نہیں۔ اسلام یتیموں کی تربیت کا حکم دیتا ہے لیکن ساتھ ہی ان کے مال و دولت کی حفاظت و صیانت کی بھی تاکید کرتا ہے۔ جو لوگ محض ان کی دولت کی وجہ سے ان سے قرب و ربط رکھتے ہیں، وہ قطعاً سزاوارِ اجر نہیں، بلکہ بارگاہِ خداوندی میں عقوبت و عذاب کے مستحق ہیں۔

اگر بد قسمتی سے یتیموں کا تعلق غریب اور مفلس گھرانے سے ہو تو کوئی ان کی نگرانی کے لیے تیار نہیں ہوتا، کوئی ان کی کفالت کی ذمے داری قبول نہیں کرتا، کوئی ان کی تعلیم و تربیت کی حامی نہیں بھرتا، کوئی ان کو شفقت و محبت کا مستحق نہیں گردانتا، کوئی ان کے سر پر پیار کا ہاتھ نہیں رکھتا اور کوئی انھیں روٹی کپڑا دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا، یہاں تک کہ ان بے کس و بے بس بچوں کو کوئی شخص یتیم خانوں میں بھی داخل نہیں کراتا کیوں کہ یتیم خانوں میں داخل کرانے سے رشتے داروں کی انا مجروح ہوتی اور ان کی مصنوعی غیرت کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

وہ بے چارے زمانے کی بے رحم لہروں کی زد میں آجاتے ہیں، تعلیم سے محروم رہتے ہیں اور کوئی اچھی بات ان کے کانوں میں نہیں پڑتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آوارگی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور کئی قسم کی برائیاں ان میں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر وہ ارتکابِ جرائم میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ معاشرے سے انتقام لینا شروع کر دیتے ہیں

یہ درحقیقت ان یتیم بچوں کا قصور نہیں ہوتا بلکہ معاشرے کا قصور ہے جو انھیں زمانے کے حوادثِ گوناگوں کے سپرد کر دیتا ہے، اور پھر خود ان کے قریبی رشتے دار ہی ان کو تنقید و مذمت کا نشانہ بنا لیتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ خود انھی کی بے توجہی نے ان کو غلط راستے پر لگایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی جو اوپر درج کیا گیا ہے، اپنے اندر بہت سی حکمتیں رکھتا ہے۔ یتیم کی کفالت بے شک بہت بڑی ذمے داری کا کام ہے، لیکن اس کے مستقبل کا خیال رکھنا اور اس کی اصلاح کے لیے کوشاں ہونا بھی تو ضروری ہے، جو شخص اس ذمے داری کو قبول کر لیتا اور یتیم کی تربیت و کفالت کو اپنے لیے فرض قرار دے لیتا ہے، اس کے اجر و ثواب کا دائرہ اتنا وسیع ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت کا استحقاق و اعزاز حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ اس نے معاشرے کے ایسے فرد کی تربیت کی ہے، جس سے اس کو کوئی دنیوی لالچ نہ تھا، جس کو کوئی پوچھنے والا نہ تھا اور جس سے بے التفاتی اختیار کر کے معاشرے میں بہت سی برائیوں کے پھیل جانے کا خطرہ تھا۔ یتیم کی کفالت کرنے والے نے برائیوں کے سیلاب کو چوں کہ روکنے کی کوشش کی ہے، اس لیے رحمۃ للعالمین نے اس کو جنت میں اپنی معیت کا افتخار بخشا ہے۔